New Era Magazine

خدا گم ہو گیا ہے

از امر جلیل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداگم ہوگیاہے

ازامر جلیل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندرویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کچھ دنوں سے خدا گم ہو گیا ہے،میرا دوست ہے،ہمارا آپس میں جھگڑا بھی نہیں ہوا تھا بس کھڑے کھڑے گم ہو گیا۔

تھوڑی دیر کے لئے مجھے خیال آیا کہ خدا کو یقیناً گم کرنے والوں نے گم کردیا ہے،ان کے پاس سے واپس لوٹنا محال ہے،خدا اب کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا اور اگر کبھی لوٹ کر آیا تو وہ مجھے پہچان نہیں سکے گا بلکہ کسی کو بھی پہچان نہیں سکے گا اپنی خدائی بھی بھول جائے گا یہاں تک کہ اسے اپنا نام بھی یاد نہیں رہے گا۔

کیونکہ گم کرنے والوں کے پاس سے واپس لوٹنے کے بعد اکثر ایسا ہی ہوتا ہے،ایک بار ہمارے دوست دھنی بخش کو گم کردیا گیا تھا،رشتے دار و احباب نے سوچا کہ مار دیا گیا ہے،لیکن اچانک پانچویں برسی کے موقع پر پریشان حال لوٹ آیا،مغفرت کے لیے دعا کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور ہاتھ اوپر کرکے اپنے لئے مغفرت اور جنت الفردوس میں جگہ مانگنے لگا،لوگوں نے پہچان لیا،گھر کے اندر لے گئے،وہ اپنی بیوی کو ساس اور ساس کو اپنی بیوی سمجھنے لگا،اپنے سسر کو طالبان کا شہید اعظم ضیاء

الحق سمجھا،آج کل گدو بندر(حیدرآباد کا تاریخی پاگل خانہ و موجودہ دماغی امراض کا بڑا ہسپتال)میں بند ہے اور رنگوں کی تفریق میں الجھ کر رہ گیا ہے،بینگن کو مولی اور مولی کو بینگن سمجھتا ہے،مجھے خوف تھا کہ گم کرنے والوں نے خدا کے ساتھ بھی دھنی بخش جیسا سلوک نہ کیا ہو،خدا اگر سفید اور کالے کا فرق بھول گیا تو کارو کاری کی بجائے وہ سفید و سفیدی کر کے مار ڈالے گا،وسوسوں میں الجھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ خدا آخر خدا ہے،گم کرنے والوں کو گم کر کے لوٹ آئے گا،میرے بغیر رہ نہیں سکے گا،میں بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتا،مجھے یقین ہے کہ خدا لوٹ آئے گا،لیکن میرے رشتے دار،دوست اور دشمنوں کی رائے ہے کہ میرا خدا لوٹ کر نہیں آئے گا،ان کے مطابق میں نے جس کو خدا سمجھا ہے وہ اصل میں سرگواسی(جنتی)گوپال داس کی آتما(روح)ہے،سرگواسی گوپال داس میرا ہم عمر تھا اور بڑھاپے میں مذہب تبدیل کر کے مسلمان ہو گیا تھا،ڈرپوک تھا اس لیے ختنہ نہیں کروایا تھا،نام خدا بخش رکھوایا تھا لیکن خدو کے نام سے مشہور تھا،روزے نماز کا پکا پابند،پانچوں وقت مسجد میں نظر آتا تھا۔

ایک دن مولوی صاحب خدا بخش عرف خدو کو ایک کونے میں لے گئے اور کہا کہ سن خدا بخش تم جب تک ختنہ نہیں کراؤ گے تب تک پکے مسلمان نہیں بنو گے،خدا بخش عرف خدو کانپ اٹھا،اس پر خوف طاری ہو گیا۔

سوچا مذہب تبدیل کرکے دوبارہ گوپال داس بن جاتا ہوں تو ختنہ کرانے سے بچ جاؤں گا،دوستوں سے مشورہ کیا،دوستوں نے خبردار کیا کہ اب دوبارہ مذھب چھوڑا تو مرتد ہوکر مرو گے،واجب القتل قرار دیئے جاؤگے اور مار دیئے جاؤگے،اب تمہاری مرضی ہے کہ زندگی بچاتے ہو یا ختنہ بچاتے ہو۔۔خدا بخش نے زندگی کو ترجیح دی،دوستوں نے سر پہ پگڑی باندھی،گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا اور نائی کے پاس لے گئے،تب تک خوف میں خدا بخش کا آدھا سانس جاتا رہا،چھپکلی کی طرح کانپنے لگا، دوستوں نے گرا کر قابو کیا،ہاتھ پیر مارنے لگا،بیچارے نائی سے بھول ہوگئی اور نشانہ چوک گیا،استرے نے خدا بخش کا کام اتار دیا تھا،اتنی بلیڈنگ ہوئی کہ ہسپتال جاتے ہوئے دم توڑ دیا،اس میں کوئی شک نہیں

www.neweramagazine.com

کہ خدا بخش کے مرنے کا مجھے بہت دکھ ہوا،لیکن یہ بات قطعی غلط ہے کہ خدا بخش کی روح میرے ساتھ رابطے میں ہے یا میں خدا بخش کی روح کے ساتھ رابطے میں ہوں۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے خدا میرے ساتھ ہے،میں جب کھلونوں کے ساتھ کھیلتا تھا تب خدا بھی میرے ہمراہ بیٹھ کر کھلونوں کے ساتھ کھیلتا تھا،میں گلی میں گلی ڈنڈا کھیلتا تھا تو خدا بھی میرے ساتھ گلی ڈنڈا کھیلتا تھا،اسکول میں،کالج میں،یونیورسٹی میں میرے ساتھ ہوتا تھا، میرے ساتھ مل کر سینیما میں فلمیں دیکھا کرتا تھا،یہ ان دنوں کی بات ہے،جب سندھ کا مغل اعظم صدر کراچی میں سینیما کے باہر ٹکٹ بلیک میں فروخت کرتا تھا، تب تک شہزادہ سلیم ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

میرے کہنے کا مطلب ہے کہ خدا میرا وہم نہیں ہے،وہ موجود ہے،میں اسکے بغیر مکمل نہیں ہوں،وہ میرے بغیر مکمل نہیں ہے،میں ہوں تو وہ ہے،وہ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا،نہ دھرتی نہ آسمان نہ چاند نہ سورج نہ تارے،نہ پہاڑ نہ چٹانیں نہ ریگستان نہ جنگل نہ دریا نہ سمندر نہ انسان نہ

سوئر،کچھ بھی نہ ہوتا،وہ ہے تو سب کچھ ہے،خدا میں بہت سی اچھائیاں ہیں،اسے غصہ نہیں آتا،وہ کسی سے بدلا نہیں لیتا،کسی کو خوفناک عذابوں سے ڈراتا نہیں ہے،کسی کو انعام و اکرام کا لالچ نہیں دیتا،کسی سے قربانی نہیں مانگتا،کسی کو پوجا پاٹ کے لئے مجبور نہیں کرتا،خدا کی اچھائیوں کی فہرست بہت طویل ہے،لیکن خدا میں اکا دکا خامیاں بھی ہیں،جیسے خدا کچھ کھا نہیں سکتا،نہ برگر نہ بریانی،یہ نہ سمجھنا کہ کچھ کھانے سے خدا کا ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے،نہیں نہیں،ایسی کوئی بات نہیں۔۔

ایک بار خدا میرے ساتھ لاہور گیا،پھجے کی ہوٹل میں بیٹھے تھے،میں بیٹھا نان پائے کھا رہا تھا،خدا ٹکٹکی باندھے مجھے دیکھ رہا تھا،میں نے ایک نوالہ خدا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ ایک نوالہ کھانے سے مر نہیں جاؤ گے،خدا نے کہا مرتے تو انسان ہیں۔۔میں خدا ہوں میں نہیں مرتا،میں نے پوچھا پھر کیوں نہیں کھاتے؟؟کہا کھاتے صرف انسان ہیں،میں خدا ہوں میں کچھ نہیں کھاتا،میں نے کہا ٹھیک ہے تمہارے حصے کے پائے میں کھا لیتا ہوں،کہنے لگا لیکن ایک بات یاد رکھنا،تم چاہے پھجے کے پائے

کی دس دیگیں بھی کھا کر ختم کردو لیکن تم پاکستان کے وزیراعظم نہیں بن سکتے۔۔

ایک بار میں نے خدا کو کنفیوژ کردیا تھا،میں نے پوچھا تھا کہ تم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے ہیں ان میں ایک بھی عورت نہیں ہے، کسی عورت کو نبی نہیں بنایا۔۔تم نے ایسا کیوں کیا؟جواب دینے کی بجائے خدا یہاں وہاں دیکھنے لگا،میں نے کہا کہ مجھے پتہ ہے تم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ تمھیں ماں اور ممتا کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں۔۔

میری طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ میرے ساتھ رہ رہ کر تم خود کو خدا سمجھنے لگے ہو؟؟

میں نے کہا کہ میں خوش نصیب ہوں کہ میں خدا نہیں ہوں،مجھے ایک ماں نے جنم دیا ہے،اس لئے مجھے عورت کی عظمت کا اچھی طرح احساس ہے۔

خدا تم بڑے بدنصیب ہو کہ تمھیں کسی ماں نے جنم نہیں دیا،اس لئے تمھیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ایک ماں اور ماں کی ممتا کیا ہوتی ہے،اگر پتہ

ہوتا تو دس پندرہ عورتوں کو بھی نبی بنا کر ضرور بھیجتے،تم نے یہ دنیا مردوں کے لئے بنائی ہے،راون اور بدروحوں کے لئے بنائی ہے۔۔

خدا نے کہا کہ بولو تو تمہیں ابھی کے ابھی عورت بنا دوں؟

میں نے فوراً کہا کہ ایسا ظلم نہ کرنا،میری چار گھر والی ہیں اور چار باہر والی ہیں،میں عورت بن گیا تو ازدواجی زندگی میں خلل پڑ جائے گا،شرعی مسئلہ پیدا ہوگا اور اسلامی جمہوریہ مملکت خداد کے آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی۔۔

خدا کی بڑی بدنصیبی ہے کہ خدا کی ماں نہیں ہے،اس کو کسی نے جنم نہیں دیا۔۔خدا کی ایک اور خامی افسوسناک ہے،دردناک ہے،دل دکھانے والی ہے،کائنات کی ہر مخلوق کے لئے جوڑے پیدا کئے،پارٹنر پیدا کئے، چڑیا کے لئے چڑا،شیر کے لئے شیرنی،انسانوں اور سوئروں کے لئے بھی جوڑے تخلیق کئے ہیں،لیکن خود کو چھڑا چھانڈ(اکیلا،تن تنہا)رکھا،اپنے لئے مادہ پیدا نہیں کی،چھڑے چھانڈ کو دنیا شک کی نگاہ سے دیکھتی ہے، خدا اگر انسان بن کر دنیا میں آجائے تو اسے رہنے کے لئے کوئی کرائے

پہ جگہ بھی نہ دے۔

اچھائیاں اتنی کہ جن کا شمار ہی نہیں،لیکن خدا کی ایک اور خامی مجھے تپا دیتی ہے،بیٹھے بیٹھے کہہ دیتا ہے کہ مانگو،مانگو کیا چاہئے،پوری دنیا مجھ سے مانگتی آئی ہے تم بھی مانگو۔۔

میں کہہ دیتا ہوں کہ تم خدا ہی رہو فضول میں چیف منسٹر نہ بنو،مجھے تم سے کوئی کنٹریکٹ نہیں چاہئے۔۔

روکھا جواب سن کر خدا کو ذرا بھی غصہ نہیں آتا،یہ خدائی وصف ہے جو ہم میں نہیں ہے۔

ایک بار منگھو پیر کے مگرمچھوں کے پاس کھڑے تھے،اچانک کہنے لگا کہ

بالم!تم مجھ سے کچھ مانگو،تم مانگتے کیوں نہیں ہو،کچھ تو مانگو۔۔

میرا دماغ گھوم گیا،دل میں خیال آیا کہ دھکا دے دوں بھلے مگرمچھ کھا جائیں۔۔

اس سے پہلے کہ خدا کو دھکا دیتا،میں خود پھسل کر تالاب کے کنارے پہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹھے بڑے مگرمچھوں کے بیچ میں جا گرا، مگرمچھوں نے کوئی حرکت نہیں کی، حیرت ہوئی، خدا سے پوچھا کہ یہ پتھر پہاڑوں جیسے مگرمچھ اتنے سست کیوں ہیں، خدا نے جواب دیا کہ یہ سندھی مگرمچھ ہیں۔

ایک بار ہم بوٹ بیسن پہ گھوم رہے تھے، اچانک خدا بولا کہ مجھ سے کچھ مانگو، بتاؤ کیا چاہیئے۔۔

میں نے کہا کہ مجھے قطرینہ کیف لاکر دے دو، میں قطرینہ کیف پہ عاشق ہوگیا ہوں مجھے قطرینہ کیف لاکر دو، خدا نے کہا ارے پاگل، ایک قطرینہ کیف کے لئے دو ملکوں کے درمیان ایٹمی جنگ کرواؤ گے کیا۔۔

میں نے پوچھا قطرینہ کیف کی اہمیت کشمیر سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے کیا؟

کہنے لگا کہ قطرینہ کیف کے لئے تیسری عالمی جنگ لگنے کا پورا امکان ہے، میں تمہارے لئے عالمی امن کو خطرے میں نہیں ڈالوں گا۔۔

میں نے کہا تم بھی میرے ساتھ رہ رہ کر چکرباز ہوگئے ہو، بات ٹال

دی۔

اس کے بعد خدا نے دوبارہ مجھ سے نہیں پوچھا کہ مانگو کیا چاہئے،اور اس کے بعد کافی دنوں تک خدا نے مجھ سے کچھ مانگنے کو نہیں کہا۔میں دل میں خوش تھا کہ چڑ دلانے والی بات خدا کے ذہن سے نکل گئی ہے،جس پہ مجھے بہت چڑ لگتی ہے،مانگو،منت کرو،مانگو،مجھ سے کچھ مانگو۔۔ خدا کی یہ بات مجھے بلکل بھی اچھی نہیں لگتی تھی،میری عزت نفس کو مجروح کرتی تھی۔

ایک بار مجھے اتنا غصہ آگیا تھا کہ بیچ صدر میں چیخ کر کہا تھا میں فقیر نہیں ہوں۔۔۔میں بھیک مانگنے والا فقیر نہیں ہوں۔۔۔۔میں بھکاری نہیں ہوں۔۔۔سنتے ہو نہ خدا۔۔۔میں تم سے بھیک نہیں مانگوں گا۔۔۔ میری چیخیں سن کر لوگوں کا مجمع لگ گیا،میرے علاوہ کسی کو خدا نظر نہیں آرہا تھا،ایک بوڑھے جوگی نے میرے کاندھے پہ ہاتھ رکھا،اور کہا کہ کون کہتا ہے کہ تم بھکاری ہو۔۔۔۔تم سے کون کہہ رہا ہے کہ تم کسی سے بھیک مانگو۔۔۔

میں نے خدا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ مجھ سے کچھ مانگ۔۔

مجھ سے کچھ مانگ۔۔۔مجھ سے کچھ مانگ۔۔۔مجھے کچھ نہین چاہئیے۔۔۔

میں بھکاری نہیں ہوں۔۔۔

میں بھکاری نہیں ہوں۔۔۔

لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا،کسی کو کچھ نظر نہیں آیا، مجھے مجذوب سمجھ کر،مجھے میرے حال پہ چھوڑ کر افسوس کرتے ہوئے چلے گئے۔

لیکن میری خوش فہمی دیرپا ثابت نہ ہوئی،ایک بار ناممکن کو ممکن کرنے کے لئے میں سرحد پار کرکے دوسری طرف جا کھڑا ہوا،کیکر کے پیڑ کے سامنے جھولی پھیلا کر کیکر سے بیر مانگنے لگا،تب میں نے خدا کی آواز سنی۔۔۔

کیکر سے بیر مانگ رہے ہو۔۔۔مجھ سے مانگو کیا چاہیئے۔۔

میرے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔۔

میں نے کہا فضول میں بھرم نہ دکھاؤ۔۔

مجھے پتہ ہے کہ تم کچھ نہیں دے سکتے ہو۔۔۔

کہنے لگے ارے تم کچھ مانگ کر تو دیکھو۔۔۔۔۔

میں نے کہا تم فضول میں ضد نہ کرو خدا۔۔مجھے دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔۔

کہنے لگا میں خدا ہوں۔۔

میں ضد نہیں کرتا۔۔آج مانگو۔۔۔جو بھی چاہیئے مانگو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو چاہو مانگو۔۔۔

میں نے کہ کہا سوچ لو۔۔۔

کہنے لگا کہ سوچتے انسان ہیں،میں خدا ہوں،مانگو جو چاہیۓ۔۔۔

میں نے کہا ٹھیک ہے۔۔

اگر دے سکتے ہو تو مجھے اپنی خدائی دے دو۔۔۔اور خود میری طرح

انسان بن کر آجاؤ۔۔۔۔

مجھے اپنی خدائی دے دو۔۔۔

اور خود انسان بن کر آجاؤ۔۔۔۔

بس پھر خاموشی۔۔۔

ایک دم خاموشی چھا گئی۔۔

جیسے صدیاں بیت گئی ہوں۔۔

میں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔۔

خدا گم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews